جمیکا کے مسلمان

مفتی جنید انور

1494 میں کولمبس نے اس حسین وخوبصورت جزیرے کو دریافت کیا۔1500ء میں اسپین نے اس پر قبضہ کر لیا۔1655 میں برطانیہ نے اسے اسپین سے چھین لیا۔اس کے بعد دونوں ممالک کی افواج یہاں لڑتی رہیں۔1670 میں ایک معاہدے کے تحت اسپین نے یہاں برطانوی قبضے کو تسلیم کرلیا۔1944ء میں یہاں سیلف گورنمنٹ متعارف کرائی گئی 1958 سے 1962ء تک یہ برطانوی غرب الہند کے وفاق کا حصہ رہا۔پھر الگ ہوگیا۔چھ اگست 1962ء کو جمیکا نے اپنی آزادی اور خودمختاری کا اعلان کردیا۔دارالحکومت کنگسٹن ہے اور یہ برطانوی دولتِ مشترکہ کا رکن ہے جمیکا بحرِ کیریبیئن میں کیوبا کے جنوب میں 150 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے، جبکہ ہیٹی سے یہ 160 کلومیٹر جنوب مغرب میں واقع ہے۔

کل رقبہ 11,425 مربع کلومیٹر ہے۔۱۹ فیصد رقبہ قابل زراعت ہے چھ فیصد رقبہ پر مستقل فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔اٹھارہ فیصد رقبہ پر سبزہ زار اور چراگاہیں ہیں۔اٹھائیس فیصد رقبہ پر جنگلات اور لکڑی پائی جاتی ہے۔انتیس فیصد رقبہ میں شہری علاقے اور بیکار زمین ہے۔

کل آبادی 27,31,832 ہے۔افریقی باشندوں کی کثرت ہے جو 76.3 فیصد ہے۔اٹھانوے فیصد مرد اور ننانوے فیصد عورتیں تعلیم یافتہ ہیں۔مسیحیت پچپن فیصد، انگلیکن 7.1 فیصد، سیون ڈے ایڈونٹیسٹ 6.9 فیصد رومن کیتھولک پانچ فیصد اور بقیہ مختلف عقائد کے پیروکار ہیں۔

مسلمانوں کی تعداد 5500 کے لگ بھگ ہے، جو ملکی آبادی کا تقریباً تین فیصد ہیں۔

یہاں مسلمانوں کی آمد افریقی غلاموں کی صورت میں ہوئی جو کھیتوں اور کارخانوں میں کام کرنے کی غرض سے لائے گئے تھے، لیکن ناسازگار حالات اور ماحول کی وجہ سے وہ مرتد ہوگئے۔انیسویں صدی میں افریقی غلاموں کی جگہ

ہندوستانی مزدور لائے گئے۔

اس وقت سنہ 1973ء میں جمیکا میں پچاس ہزار ہندوستانی مسلمان تھے۔ جن میں سے دس ہزار مسلمان تھے، مگر ان کا بھی ایک بڑا حصہ اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا اور بقیہ کی بھی اسلام سے دوری واضح تھی۔

اس بات کی تصدیق ڈاکٹر کتانی نے اپنی کتاب "المسلمون فی اوروبا وا امریکا" جلد دوم میں کی ہے۔

ڈاکٹر کتانی کے مطابق ہندوستانی مسلمانوں کی کثیر تعداد ایسی ہے، جو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزے رکھتی ہے اور نہ ان کو اسلام سے واقفیت ہے، نہ ان کی تنظیم ہے، نہ ان کی تعلیم۔

اسی دور میں یعنی 1970 میں ایک صاحبِ دل شخصیت الحاج محمد خان نے ان حالات میں مسلم طلبہ کو منظم کرنا شروع کیا اور مسلمانوں کی تنظیم کی بہت کوششیں کیں، ان کی کوششوں سے جمیکا میں مسلمانوں کی جمعیت وجود میں آ گئی اور اسپینش ٹاؤن میں دو مسجدیں بھی تعمیر ہوئی ہیں، جہاں بچوں کو دینی تعلیم دی جاتی ہے؟

اگست 1981 تک یہاں مسلمانوں کی تعداد 2500 تک رہ گئی تھی اور مرکزی مساجد میں بھی صرف دو تھیں۔ ایک سینٹ کیتھرائن میں، دوسری ویسٹ مورلینڈ میں۔ محمد خان جو 1915 میں جمیکا آئے تھے جب ان کی عمر پندرہ سال تھی۔ انہوں نے 1957ء میں اسپینش ٹاؤن میں مسجد الرحمان تعمیر کروائی تھی، جبکہ ویسٹ مورلینڈ کی مسجد، حسین محمد گلاب نے تعمیر کروائی تھی، جو سات سال کی عمر میں جمیکا میں آئے تھے۔ 1960 کے بعد سے تا حال مسلمان مزید دس مساجد کی تعمیر کر چکے ہیں۔

مسلمان تنظیموں کے لحاظ سے اسلامک کونسل آف جمیکا کا نام قابل ذکر ہے۔ اس طرح اسلامک ایجوکیشن اینڈ دعوۃ سینٹر بھی کافی اہم ہے دونوں کنگسٹن میں واقع ہیں اور اسلامی تعلیمات اور نماز کی ادائیگی کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔

کنگسٹن کے علاوہ مسلمانوں کی مساجد اور تعلیمی مراکز میں درج ذیل ادارے قابلِ ذکر ہیں۔

۱۔ مسجد الحق جو Mande ville میں واقع ہے۔ ۲۔ مسجد الاحسان جو Negril میں موجود ہے۔ ۳۔ مسجد حکمت جو Ocho Rios کے مقام پر ہے۔ ۴۔ پورٹ ماریہ اسلامک سینٹر جو سینٹ میری میں واقع ہے۔

اس کے علاوہ جامعہ قرآنیہ اکیڈمی کے نام سے ایک اور مسلم ادارہ بھی اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

اینٹیگا اور باربوڈا کے مسلمان:

بحرِ کیریبین کے مشرقی حصے میں واقع اس جزیرے کے شمال میں گواڈی لوپ شمال مشرق میں ٹرینیڈاڈ، جنوب مشرق میں سنٹ لوئیسا واقع ہیں، یہ جزیرہ پیورٹو ریکو کے جنوب مشرق میں 420 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

کل رقبہ 440 مربع کلومیٹر ہے۔ 18 فیصد رقبہ قابلِ زراعت ہے۔ سات فیصد رقبہ پر سبزہ زار اور چراگاہیں ہیں، سولہ فیصد رقبہ پر جنگلات اور لکڑی پائی جاتی ہے، جبکہ متفرق رقبہ 59 فیصد ہے۔ 1493ء میں کولمبس نے اسے دریافت کیا تھا۔ 1632ء میں یہ برطانوی کالونی بنا۔ 1661 میں باربوڈا، اینٹیگا کی کالونی تھا۔ تین جنوری 1958 سے اکتیس مئی 1962 تک یہ ویسٹ انڈیز کی کراؤن کالونی رہا۔ 1967ء میں ستائیس فروری کو یہ پھر برطانوی تسلط میں آ گیا اور پھر یکم نومبر سنہ 1981ء کو برطانوی تسلط سے آزادی ملی۔

سرکاری زبان انگریزی ہے۔ نوے فیصد مرد اور اٹھاسی فیصد عورتیں خواندہ ہیں۔ مذاہب میں عیسائیت، نگلیکن، پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک کا زور ہے۔ کل آبادی 67,448 ہے، جبکہ مسلمان آبادی کی تعداد 400 سے 500 کے درمیان ہے۔ جو کہ ملکی آبادی کے ایک فیصد سے بھی کم ہیں۔ یہاں کے مسلمانوں کا زیادہ تر تعلق شام اور لبنان سے ہے۔ یہاں مسلمانوں کی دو قابلِ ذکر تنظیمیں ہیں۔ ایک کا نام اینٹیگا اینڈ باربوڈا انٹرنیشنل اسلامک سوسائٹی ہے۔ جب کہ دوسری تنظیم امریکن یونیورسٹی آف اینٹیگا (اسکول آف میڈیسن) کے مسلم طلبا کی ایسوسی ایشن ہے۔ یہ دونوں تنظیمیں سینٹ جانز میں کام کر رہی ہیں۔ سینٹ جانز کے باہر ایک اور مسلم تنظیم مسلم کمیونٹی آف اینٹیگا اینڈ باربوڈا کے نام سے مصروفِ عمل ہے، جو کوڈرنگٹن (باربوڈا) میں کام کر رہی ہے۔ یہاں ابھی تک کوئی مناسب اور معیاری مسجد، تعلیمی مرکز یا ثقافتی مرکز نہیں، جہاں سے مسلمان تعلق قائم کر کے دینی و مذہبی تشخص کو مزید مضبوط کر سکیں۔ عارضی طور پر ایک ہٹ کو مسجد کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، جس کی گنجائش 40 سے پچاس افراد کی ہے۔ یہیں جمعے کی نماز بھی ہوتی ہے اور پنج وقتہ نماز بھی یہیں ادا کی جاتی ہے۔ اینٹیگا اینڈ باربوڈا انٹرنیشنل اسلامک سوسائٹی (ABIIS) نے یہاں کی سب سے پہلی باقاعدہ مسجد کی تعمیر کے لیے جگہ منتخب کر لی ہے، جو سینٹ جانز میں امریکن روڈ پر واقع ہے اور موجودہ اطلاعات کے مطابق اس کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے۔ مجموعی طور پر یہاں پر تبلیغی اور دینی کام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

بارباڈوس کے مسلمان:

جزائر غرب الہند میں شامل یہ جزیرہ وینزویلا کے شمال مشرق میں 375 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ جزیرہ ونسنیٹ سے اس کا فاصلہ ایک سو میل مشرق کی جانب ہے۔ 1627ء میں غلامی ختم کر دی گئی۔ 1961 میں بارباڈوس نے سیلف گورنمنٹ قائم کی اور 30 نومبر 1966ء کو بارباڈوس کو آزادی نصیب ہوئی تاہم برطانوی سرپرستی ابھی بھی قائم ہے۔

کل رقبہ 430 مربع کلومیٹر ہے۔ 77 فیصد رقبہ قابلِ زراعت ہے۔ نو فیصد رقبے پر سبزہ زار اور چراگاہیں ہیں۔ چودہ فیصد رقبہ پر آبادی اور بنجر زمین ہے۔ یہاں کی آبادی 2,75,827 ہے، جب کہ مسلمانوں کی تعداد 1200 سے

2000 کے درمیان ہے جو کہ کل آبادی کا 0.3 فیصد ہے۔1973ء میں ہونے والی تحقیق کے مطابق اس وقت یہاں مسلم آبادی 500 کے لگ بھگ تھی، جو 1981ء میں بڑھ کر ایک ہزار کے قریب ہوگئی تھی۔ بارباڈوس میں مسلمانوں کے قابلِ نظر مذہبی مراکز یہ ہیں:

ا۔اسلامک ٹیچنگ سینٹر ۲۔مکی مسجد، ۳۔ جمعہ مسجد اور ۴۔مدینہ مسجد۔

اسلامی تنظیموں میں بارباڈوس مسلم ایسوسی ایشن قابلِ ذکر ہے جو بحیثیت مجموعی تمام چھوٹی تنظیموں کی سرپرستی کرتی ہے اور قومی سطح پر بارباڈوس کے مسلمانوں کے حقوق کی وکیل بھی ہے۔

اسلامی مراکز تمام ذیلی مسلم تنظیموں کو مذہبی تعلیم وتربیت بغیر کسی ترجیح اور تقسیم کے فراہم کررہے ہیں۔

مدینہ فاؤنڈیشن ایک خیراتی ادارہ ہے، جو غریب اور ضرورت مند مسلمانوں کی مدد کرتا ہے اور بوقت ضرورت تعمیرات کے حوالے سے بھی ان کی معاونت سرانجام دیتا ہے۔

الھدیٰ مسلم اسکول پرائمری سطح پر طلبہ و طالبات دونوں کو تعلیم فراہم کرتا ہے۔ جب کہ یہی اسکول ثانوی سطح پر صرف طالبات کو تعلیم فراہم کرتا ہے۔

بارباڈوس اسلامک اکیڈمی کا قیام 1998 میں عمل میں لایا گیا تھا۔اس کا مقصد مسلمانوں اور غیر مسلموں تک اسلام کی ترویج کرنا ہے۔ یہ اکیڈمی مسلمانوں کے موجودہ حالات اور مسائل سے متعلق مختلف پمفلٹس اور کتابیں شائع کر چکی ہے جن کا مسلمان سامنا کررہے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ یہ اکیڈمی ایک سہ ماہی تحقیقی جرنل بھی شائع کرتی ہے، جس کا نام ''صوت الساحل'' ہے۔

مسلمانوں کا ثقافتی مرکز دارالحکومت برج ٹاؤن کے مغرب میں ہے۔ جو چیپ سائیڈ مارکیٹ کے علاقے میں واقع ہے۔ جب کہ ایک اور ثقافتی مرکز سینٹ مائیکل میں فونٹابیل کے مقام پر واقع ہے۔

شہر کے اندر پختہ عمارات کے درمیانی نقطے اور ''Kensington Oval Cricket Stadium'' کے درمیان واقع مقام پر ایک عالی شان مسجد اپنے چار بلند میناروں کے ساتھ بآسانی دیکھی جاسکتی ہے۔

☆☆☆

حقیقی نماز

نماز مومن کے حق میں ایسی ہے جیسے مچھلی کے لیے پانی، نماز مومن کی جائے پناہ اور جائے امن ہے، اور اگر نماز واقعی اور حقیقی نماز ہو تو وہ غیر اللہ کی عبادت، غیر اللہ کی غلامی، جاہلی زندگی اور اخلاق رذیلہ سے کوئی جوڑ نہیں کھاتی اور دونوں میں کھلا ہوا تضاد ہے۔(دستور حیات، حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)